معصوم ہفتم،،

امام پنجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

اور آپ کی چالیس حدیثیں

معصوم ہفتم

امام پنجم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

نام: ــــ محمدؐ بن علیؑ

لقب: ــــ باقرؑ،

کنیت: ــــ ابوجعفر۔ ــــ باپ: ــــ امام زین العابدین (ع)

ماں ــــ فاطمہ بنت امام حسنؑ،، وہ اس طرح آپ ماں باپ دونوں کی طرف سے علوی و ہاشمی تھے،،

تاریخ ولادت: ــــ یکم رجب، بقولے سوم رجب،

محل ولادت: ــــ مدینہ منورہ

سن ولادت: ــــ ۵۷ ہجری.

تاریخ شہادت: ــــ ۷ ذی الحجہ ۔ ــــ روز شہادت: ــــ دوشنبہ ۔

سن شہادت: ــــ ۱۱۴ ہجری، ق، ــــ جائے شہادت: ــــ مدینہ منورہ ۔

مدفن: ــــ بقیع مدینہ منورہ۔ ــــ عمر: ــــ ۵۷/ سال ۔

سبب شہادت: ــــ ہشام بن عبدالملک کے حکم سے زہر دیا گیا ۔

دوران عمر: ــــ اس کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ ۱۔ تین سال ۶ ماہ دس دن اپنے جد امام حسینؑ کے ساتھ رہے۔ ۲ ۔ ۳۴ سال ۱۵ دن اپنے باپ امام زین العابدینؑ کے ساتھ رہے ۔ ۳۔ ۱۹ سال دس ماہ بارہ دن آپ کی امامت تھی۔ اس زمانہ میں چونکہ بنی امیہ اور بنی عباس برسرپیکار تھے۔ اس لئے امام محمدؐ باقرؑ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا بہت سے شاگردوں کی تربیت فرمائی ۔ تشیع کو پھیلایا اور اسے استحکام بخشا، اور فرہنگی انقلاب پیدا کیا ۔

اربعون حديثاً

عن الامام محمد الباقر عليه السلام

١ـ مَنْ مَشىٰ اِلىٰ سُلْطانٍ جائِرٍ فَأَمَرَهُ بِتَقْوَى اللهِ وَخَوَّفَهُ وَوَعَظَهُ، كٰانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ وَمِثْلُ أَعْمٰالِهِمْ. (بحارالانوار ج ٧٥ ص ٣٧٥)

٢ـ بُنِيَ اَلإِسْلامُ عَلىٰ خَمْسٍ: إِقٰامِ الصَّلاةِ، وَايتٰاءِ الزَّكٰاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضٰانَ، وَالْوِلاٰيَةِ لَنٰا أَهْلِ الْبَيْتِ، فَجُعِلَ في أَرْبَعٍ مِنْها رُخْصَةٌ، وَلَمْ يُجْعَلْ فِي الْوِلاٰيَةِ رُخْصَةٌ، مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مٰالٌ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ الزَّكٰاةُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مٰالٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ، وَمَنْ كٰانَ مَرِيضاً صَلّىٰ قٰاعِداً، وَأَفْطَرَ شَهْرَ رَمَضٰانَ وَالْوِلاٰيَةُ صَحيحاً كٰانَ أَوْ مَرِيضاً أَوْ ذٰامٰالٍ أَوْلاٰمٰالَ لَهُ فَهِيَ لاٰزِمَةٌ.
(وسائل الشيعة ج ١ ص ١٤)

٣ـ أَوْحَى اللّهُ إِلىٰ شُعَيْبَ إِنّي مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِكَ مِئَةَ أَلْفٍ: أَرْبَعينَ أَلْفاً مِنْ شِرٰارِهِمْ وَسِتّينَ أَلْفاً مِنْ خِيٰارِهِمْ، فَقٰالَ: يٰا رَبِّ هٰؤُلاٰءِ الأَشْرٰارُ فَمٰا بٰالُ الأَخْيٰارِ؟ فَأَوْحَى اللّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ: دٰاهَنُوا أَهْلَ الْمَعٰاصِي فَلَمْ يَغْضَبُوا لِغَضَبي. (مشكوة الانوار ص ٥١)

امام محمد باقرؑ کی چالیس حدیثیں،،

۱۔ جو ظالم بادشاہ کے پاس جاکر اس کو تقویٰ کا حکم دے خوف خدا دلائے، اس کو نصیحت کرے، اسکو جن و انس کا اجر ملے گا اور ان کے اعمال کے مثل جزا ملے گی۔ (بحار، ج ۷۵، ص ۳۷۵)

۲۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔ نماز قائم کرنا، ۲۔ زکوٰۃ دینا، ۳۔ حج کرنا، ۴۔ ماہ رمضان کا روزہ رکھنا، ۵۔ ہم اہلبیتؑ کی محبت، پہلی چار چیزوں کے بارے میں (بعض مقامات پر) ترک کی اجازت دی گئی ہے لیکن ہماری محبت کے بارے میں (کہیں بھی) ترک کی اجازت نہیں ہے (مثلاً) جس کے پاس مال نہیں ہے اس پر زکات ہی نہیں ہے اور نہ اس پر حج ہے۔ اور جو مریض ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، رمضان کے روزے چھوڑ سکتا ہے، لیکن ہماری محبت سب پر واجب ہے چاہے صحیح و سالم ہو یا مریض ہو، غریب ہو یا مالدار ہو۔

"وسائل الشیعہ ج ۱، ص ۱۴"

۳۔ خداوند عالم نے حضرت شعیب پر وحی فرمائی: میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر عذاب کروں گا۔ چالیس ہزار برے لوگوں پر اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں پر!
جناب شعیب نے عرض کیا: پالنے والے چالیس ہزار تو واقعی اپنی برائی کی وجہ سے مستحق عذاب ہیں مگر یہ ساٹھ ہزار جو نیک ہیں ان پر کیوں عذاب ہوگا؟
خداوند عالم نے جناب شعیب پر وحی فرمائی، اس لئے کہ یہ نیک لوگ ان برے لوگوں کے بارے میں سستی برتتے تھے، میرے غضبناک ہونے کے باوجود ان سے ناراض نہیں ہوئے (بلکہ ان سے میل محبت رکھتے تھے، نہی از منکر نہیں کرتے تھے) "مشکوٰۃ الانوار، ص ۵۱"

٤ـ ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَنامُهُ، وَمِفْتاحُهُ، وَبابُ الْأَشْياءِ، وَرِضَى الرَّحْمٰنِ، الطّاعَةُ لِلإمامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، أما لَوْأَنَّ رَجُلاً قامَ لَيْلَهُ وَصامَ نَهارَهُ، وَتَصَدَّقَ بِجَميعِ مالِهِ وَحَجَّ جَميعَ دَهْرِهِ، وَلَمْ يَعْرِفْ وِلايَةَ وَلِيِّ اللّهِ فَيُوالِيه ويكُون جَميعُ أعْمالِهِ بِدَلالَتِهِ إلَيْهِ ما كانَ لَهُ عَلَى اللّهِ حَقٌّ في ثَوابِهِ وَلا كانَ مِنْ أهْلِ الايمانِ.

(وسائل الشيعة ج١ ص ٩١)

٥ـ وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ لا تَكُونُ لَنا وَلِيّاً حَتى لَوِاجْتَمَعَ عَلَيْكَ أهْلُ مِصْرِكَ وَقالُوا: إنَّكَ رَجُلُ سوءٍ لَمْ يَحْزُنْكَ ذٰلِكَ، وَلَوْقالُوا: إنَّكَ رَجُلٌ صالِحٌ لَمْ يَسُرَّكَ ذٰلِكَ وَلكِن اعْرِضْ نَفْسَكَ عَلىٰ كِتابِ اللّهِ، فَإنْ كُنْتَ سالِكاً سَبيلَهُ زاهِداً في تَزْهِيدِهِ راغِباً في تَرْغِيبِهِ خائِفاً مِنْ تَخْوِيفِهِ فَاثْبُتْ وَأَبْشِرْ، فَإنَّهُ لا يَضُرُّكَ ما قِيلَ فِيكَ.

(تحف العقول ص ٢٨٤)

٦ـ عَنْ سُلَيْمانِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ أبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ: قالَ: ألا اُخْبِرُكَ بِالإسْلامِ أَصْلِهِ وَفَرْعِهِ وَذِرْوَةِ سَنامِهِ؟ قُلْتُ: بَلىٰ جُعِلْتُ فِداكَ . قالَ: أمّا أَصْلُهُ فَالصَّلاةُ وَ فَرْعُهُ الزَّكاةُ وَذِرْوَةُ سَنامِهِ الْجِهادُ، ثُمَّ قالَ: إنْ شِئْتَ أخْبَرْتُكَ بِأبْوابِ الْخَيْرِ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِداكَ . قالَ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النّارِ، وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطيئَةِ، وَقِيامُ الرَّجُلِ في جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللّهِ. (اصول الكافي ج٢ ص٢٣)

۴۔ امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت ہی بالاترین مقام، اور اعلیٰ ترین جگہ، دین کی کلید، شئون زندگی کا دروازہ، اور خوشنودی الٰہی (کا سبب) ہے (یاد رکھو) اگر کوئی شخص (ہمیشہ) دنوں کو روزہ رکھتا رہے، راتوں کو عبادت میں بسر کرتا رہے، اپنے تمام مال کو (راہ خدا میں) صدقہ کردے، زندگی بھر حج کرتا رہے، اور ولی خدا کی امامت و ولایت کو نہ پہچانتا ہو کہ اس سے اپنے روابط کو برقرار رکھتا ہو اور تمام اعمال اس کی ہدایت کے مطابق انجام دیتا ہو تو ایسے شخص کو نہ خدا کی طرف سے کوئی ثواب ملے گا اور نہ وہ اہل ایمان سے ہوگا۔ "وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۹۱"

۵۔ یہ جان لو کہ تم ہمارے دوست و مددگار اس وقت تک نہیں ہو سکتے (جب تک تم میں یہ صفت نہ پیدا ہو جائے کہ) چاہے تمہارے پورے شہر والے مل کر تم کو کہیں کہ تم بہت برے آدمی ہو تو تمکو اس سے کوئی تکلیف نہ ہو اور (اسی طرح) اگر سب مل کر کہیں کہ تم بہت اچھے آدمی ہو تو اس سے تمکو کوئی خوشی نہ ہو۔ بلکہ تم اپنی ذات کو قرآن پر پیش کرو اگر تم قرآن کے راستے کے مالک ہو اور قرآن نے جس سے زہد کرنے کو کہا ہے اس سے زاہد ہو۔ ترغیبات قرآن میں راغب ہو، قرآن کی ڈرائی ہوئی چیزوں سے ڈرتے ہو تو اسی پر ثابت قدم رہو اور تمکو بشارت ہو کہ لوگ تمہارے بارے میں چاہے جو کہتے ہوں اس سے تم کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔

"تحف العقول ص ۲۸۴"

۶۔ سلیمان بن خالد سے منقول ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ اسلام کی اصل و فرع اور اس کی سب سے بلندی کو بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور بیان فرمائیے! فرمایا: اسلام کی اصل نماز، اس کی فرع زکات اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، اسکے بعد فرمایا: اگر تم چاہو تو خیر کے ابواب بھی بیان کردوں۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور فرمائیے، فرمایا: روزہ دوزخ سے سپر ہے، صدقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح، آدھی رات کو اٹھ کر ذکر خدا کرنا (بھی) گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، ص ۲۳"

٧ـ كُلُّ مَنْ دانَ اللّهَ بِعِبادَةٍ يَجْهَدُ فيها نَفْسَهُ وَلا إمامَ لَهُ مِنَ اللّهِ فَسَعْيُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ، وَهُوَ ضالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللّهُ شانِئٌ لِأَعْمالِهِ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شاةٍ ضَلَّتْ عَنْ راعيها وَقَطيعِها، فَهَجَمَتْ ذاهِبَةً وَجائِيَةً يَوْمَها، فَلَمّا جَنَّها اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطيعٍ مَعَ غَيْرِ راعيها، فَحَنَّتْ إلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَباتَتْ مَعَها في رَبْضَتِها فَلَمّا اَنْ ساقَ الرّاعي قَطيعَهُ أَنْكَرَتْ راعيها وَقَطيعَها، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ راعيَها وَقَطيعَها، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ راعيها، فَحَنَّتْ إلَيْها وَاغْتَرَّتْ بِها، فَصاحَ بِهَا الرّاعي الْحَقِّ بِراعيكِ وَقَطيعِكِ، فَإنَّكِ تائِهَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ راعيكِ وَقَطيعِكِ فَهَجَمَتْ ذَعِرَةً مُتَحَيِّرَةً نادَّةً لا راعِيَ لَها يُرْشِدُها إلىٰ مَرْعاها أَوْيَرُدُّها، فَبَيْنا هِيَ كَذٰلِكَ إذا اغْتَنَم الذِّئْبُ ضَيعَتَها فَأَكَلَها، وَكَذٰلِكَ وَاللّهِ يا مُحَمَّدُ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هٰذِهِ الأُمَّةُ لا إمامَ لَهُ مِنَ اللّهِ جَلَّ وَعَزَّ ظاهِراً عادِلاً أَصْبَحَ ضالاًّ تائِهاً وَإنْ ماتَ عَلىٰ هٰذِهِ الْحالِ ماتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَنِفاقٍ. (اصول الكافي ج ١ ص ٣٧٥)

٨ـ مَنْ أَحَبَّ لِلّهِ وَأَبْغَضَ لِلّهِ وَأَعْطىٰ لِلّهِ فَهُوَمِمَّنْ كَمُلَ ايمانُهُ.
(اصول الكافى ج ٢ ص ١٢٤)

٩ـ عَنْ جابِرٍ عَنْ أَبي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: قالَ لي يا جابِرُ أَيَكْتَفي مَنْ يَنْتَحِلُ التَّشَيُّعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَوَاللّهِ ما شيعَتُنا إلاّ مَنْ اتَّقَى اللّهَ وَأَطاعَهُ، وَما كانُوا يُعْرَفُونَ يا جابِرُ إلاّ بِالتَّواضُعِ، وَالتَّخَشُّعِ، وَالأَمانَةِ، وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللّهِ، وَالصَّوْمِ، وَالصَّلاةِ، وَالْبِرِّ بِالْوالِدَيْنِ، وَالتَّعاهُدِ لِلْجيرانِ مِنَ الْفُقَراءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغارِمينَ وَالأَيْتامِ، وَصِدْقِ الْحَديثِ، وَتِلاوَةِ الْقُرْآنِ، وَكَفِّ الأَلْسُنِ عَنِ النّاسِ إلاّ مِنْ خَيْرٍ، وَكانُوا أُمَناءَ عَشائِرِهِمْ في الأَشْياءِ.
(اصول كافى ج ٢ ص ٧٤)

۷۔ جو شخص خدا کی عبادت کسی دین کے مطابق کرے اور اسمیں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے لیکن خدا کی طرف سے معین ہوئے امام کو اپنا امام نہ تسلیم کرے اسکی ساری زحمت نامقبول ہے اور وہ گمراہ وسرگرداں ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بھیڑ کی ہے جو اپنے گلہ اور چرواہے سے گم ہوگئی ہو اور دن بھر ادہر ادھر ماری ماری پھر رہی ہو اور رات آنے پر کسی گلہ کو دو جسکا چرواہا اسکے گلہ کا چرواہا نہ ہو، دیکھ کر دھوکہ سے اسمیں شامل ہوجائے اور رات بھر اسی گلہ میں سوئے اور جب صبح کو چرواہا گلہ کو ہنکائے تو وہ گلہ اور چرواہے دونوں کو نہ پہچان کر پھر سرگرداں و پریشان ہوجائے اور اپنے چرواہے اور گلہ کی تلاش میں لگ جائے اور پھر ایک گلہ کو چرواہے کے ساتھ دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور پھر دھوکہ کھا جائے، اور چرواہا اسکو دیکھ کر ڈانٹے اپنے گلے اور اپنے چرواہے کے ساتھ جاکر مل جا۔ کیونکہ تو اپنے گلہ سے اور چرواہے سے الگ ہو چکی ہے اور متحیر و پریشان ہے اور وہ بھیڑ خوفزدہ و متحیر ہوکر ادھر ادھر بھاگ رہی ہو۔ اسکا چرواہا نہیں ہے جو اسکو چراگاہ تک پہونچا سکے یا اس کو اس کی منزل تک پہونچا دے۔ اور اسی درمیان بھیڑیا فرصت کو غنیمت جان کر اسکو پھاڑ کھائے۔ خدا کی قسم اے محمدؐ اسی طرح اس امت میں کا جو شخص خدا کی طرف سے معین شدہ ظاہر و عادل امام کا قائل نہ ہوا وہ گمراہ و پریشان ہوجائیگا۔ اور اگر اسی عالم میں مر گیا تو کفر و نفاق کی موت مریگا۔

" اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵ "

۸۔ جو خدا کیلئے دوستی اور دشمنی رکھے اور خدا کیلئے عطا کرے وہی کامل الایمان ہے۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۱۲۴ "

۹۔ جابر کہتے ہیں: امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا ہمارے شیعوں کیلئے زبانی ہم اہلبیتؑ کی محبت کافی ہے؟ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہ ہے جو اطاعت و تقویٰ کو پیشہ بنائے۔ اور ہمارے شیعوں کی پہچان فروتنی، خشوع، امانت داری، کثرت سے ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پڑوسیوں کی فقر و فاقہ سے دیکھ بھال کرنا، فقیروں، مسکینوں، قرضداروں، یتیموں (کی مدد کرنا) سچ بولنا تلاوت قرآن کرنا، لوگوں کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا، تمام امور میں قبیلوں کیلئے امین ہونا ہے "

(اصول کافی، ج ۲، ص ۷۴)

۱۰-إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذي إِذارَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضاهُ في إِثْمٍ وَلا باطِلٍ، وَإِذا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذي إِذا قَدِرَلَمْ تُخْرِجْهُ قُدْرَتُهُ إِلَى التَّعَدّي إِلىٰ ما لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ. (اصول الكافى ج ۲ ص ۲۳٤)

۱۱-ما مِنْ عَبْدٍ إِلاّ وَفي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضاءُ، فَإِذا أَذْنَبَ ذَنْباً خَرَجَتْ فِي النُّكْتَةِ نُكْتَةٌ سَوْداءُ، فَإِنْ تابَ ذَهَبَ تِلْكَ السَّوادُ، وَإِنْ تَمادىٰ فِي الذُّنُوبِ زادَ ذٰلِكَ السَّواد حَتّى يُغَطِّيَ الْبَياضَ، فَإِذا غَطَى الْبَياضَ لَمْ يَرْجِعْ صاحِبُهُ إِلىٰ خَيْرٍ أَبَداً، وَهُوَقَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: «كَلاّ بَلْ رانَ عَلىٰ قُلُوبِهِمْ ما كانُوا يَكْسِبُونَ».
(بحارالانوار ج ۷۳ ص ۳۳۲)

۱۲-اِنَّ الرَّجُلَ اِذا اَصابَ مالاً مِنْ حَرامٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ حَجٌّ وَلا عُمْرَةٌ وَلاصِلَةُ رَحِمٍ... (بحارالانوار ج ۹۹ ص ۱۲۵)

۱۳-اَلْكَمالُ كُلُّ الْكَمالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلىٰ النّائِبَةِ وَتَقْديرُ الْمَعيشَةِ. (تحف العقول ص ۲۹۲)

۱٤-ثَلاثَةٌ مِنْ مَكارِمِ الدُّنيا وَالاٰخِرَةِ: اَنْ تَعْفُوَعَمَّنْ ظَلَمَكَ. وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ. وَتَحْلُمَ اِذا جُهِلَ عَلَيْكَ. (تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۵-اِنَّ اللّهَ كَرِهَ اِلْحاحَ النّاسِ بَعْضِهِمْ عَلىٰ بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَاَحَبَّ ذٰلِكَ لِنَفْسِهِ. (تحف العقول ص ۲۹۳)

۱٦-عالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعينَ اَلْفَ عابِدٍ.
(تحف العقول ص ۲۹٤)

۱۰۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اگر خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو کسی گناہ یا باطل پر آمادہ نہ کردے اور اگر ناراض ہو تو اسکی ناراضگی اسکو حق بات کہنے سے نہ روکے ، اور جب صاحب اقتدار ہو تو اس کا اقتدار اس کو ناحق کی طرف نہ کھینچ لے جائے ۔ (اصول کافی ج ۲ ، ص ۲۳۴)

۱۱۔ ہر بندے کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے ۔ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ سیاہی دور ہو جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کی اور گناہ پر گناہ کئے گیا تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ پوری سفیدی چھپ جاتی ہے پھر جب سفیدی چھپ جاتی ہے تو وہ شخص پھر خیر کی طرف نہیں پلٹتا اور خدا کے اس قول : « کلا بل ران علی قلوبهم ما کانوا یکسبون » پ ۳۰ س ۸۳ ، آیت ۱۴ » (نہیں نہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے ۔ کا یہی مطلب ہے ۔
« بحار ، ج ۷۳ ، ص ۳۳۲ »

۱۲۔ انسان اگر مال حرام سے دولتمند ہوتا ہے تو اسکا نہ حج قبول ہوتا ہے نہ عمرہ نہ صلۂ رحم ....
« بحار ، ج ۹۹ ، ص ۱۲۵ »

۱۳۔ فقہ حاصل کرنا ، مصیبت پر صبر کرنا ، اور معاش کے سلسلے میں اندازہ گیری کرنا ہی مکمل کمال ہے ۔
تحف العقول ، ص ۲۹۲ «

۱۴۔ تین چیزیں دنیا و آخرت کے کمالات میں سے ہیں ۔ ۱ ۔ جس نے تم پر ظلم کیا ہے اسکو معاف کر دینا ۔ ۲ ۔ جس نے قطع رحم کیا ہے اس کے ساتھ صلۂ رحم کرنا ، ۳ ۔ جو تم سے جہالت برتے اس کے ساتھ حلم برتنا ۔ « تحف العقول ، ص ۲۹۳ »

۱۵۔ کسی مخلوق کا مخلوق کے سامنے سوال میں گڑگڑانا خدا کو بہت ناپسند ہے مگر خدا کے سامنے گڑگڑانا محبوب ہے
« تحف العقول ، ص ۲۹۳ »

۱۶۔ جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ عالم ستر ہزار (....) عابدوں سے افضل ہے
« تحف العقول ، ص ۲۹۴ »

١٧ـ أُوصِيكَ بِخَمْسٍ: إنْ ظُلِمْتَ فَلا تَظْلِمْ وَإنْ خانُوكَ فَلا تَخُنْ وَإن كُذِّبْتَ فَلا تَغْضَبْ وَإنْ مُدِحْتَ فَلا تَفْرَحْ وَإنْ ذُمِمْتَ فَلا تَجْزَعْ وَفَكِّرْ فيما قيلَ فيكَ فَإِنْ عَرَفْتَ مِنْ نَفْسِكَ ما قيلَ فيكَ فَسُقُوطُكَ مِنْ عَيْنِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ عِنْدَ غَضَبِكَ مِنَ الْحَقِّ أَعْظَمُ عَلَيْكَ مُصيبَةً مِمّا خِفْتَ مِنْ سُقُوطِكَ مِنْ أَعْيُنِ النّاسِ وَإنْ كُنْتَ عَلىٰ خِلافِ ما قيلَ فيكَ فَثَوابٌ اكْتَسَبْتَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتْعَبَ بَدَنُكَ.

(تحف العقول ص ٢٨٤)

١٨ـ إنَّ اللهَ يُعْطِي الدُّنْيا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْغِضُ وَلا يُعْطي دينَهُ إلّا مَنْ يُحِبُّ.

(تحف العقول ص ٣٠٠)

١٩ـ إيّاكَ وَالْخُصُومَةَ فَإِنَّها تُفْسِدُ الْقَلْبَ وَتُورِثُ النِّفاقَ.

(المنتا ج ١ ص ٣٦٥) نقل عن كتاب حلية الاولياء.

٢٠ـ إنَّ أَشَدَّ النّاسِ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيامَةِ عَبْدٌ وَصَفَ عَدْلاً ثُمَّ خالَفَهُ إلىٰ غَيْرِهِ.

(تحف العقول ص٢٩٨)

٢١ـ إيّاكَ وَالتَّسْويفَ فَإنَّهُ بَحْرٌ يَغْرَقُ فيهِ الْهَلْكىٰ وَإيّاكَ وَالْغَفْلَةَ فَفيها تَكُونُ قَساوَةُ الْقَلْبِ وَإيّاكَ وَالتَّوانِي فيما لا عُذْرَ لَكَ فيهِ فَإلَيْهِ يَلْجَأُ النّادِمُونَ وَاسْتَرْجِعْ سالِفَ الذُّنُوبِ بِشِدَّةِ النَّدَمِ وَكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفارِ وَتَعَرَّضْ لِلرَّحْمَةِ وَعَفْوِ اللهِ بِحُسْنِ الْمُراجَعَةِ وَاسْتَعِنْ عَلىٰ حُسْنِ الْمُراجَعَةِ بِخالِصِ الدُّعاءِ وَالْمُناجاةِ فِي الظُّلَمِ وَتَخَلَّصْ إلىٰ عَظيمِ الشُّكْرِ بِاسْتِكْثارِ قَليلِ الرِّزْقِ واسْتِقْلالِ كَثيرِ الطّاعَةِ واسْتَجْلِبْ زِيادَةَ النِّعَمِ بِعَظيمِ الشُّكْرِ...

(تحف العقول ص٢٨٥)

۱۷۔ میں تم کو پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ اگر تم پر ظلم کیا جائے تو تم ظلم نہ کرو، ۲۔ اگر تم سے خیانت کی جائے تو تم خیانت نہ کرو، ۳۔ اگر تم کو جھٹلایا جائے تو غصہ میں نہ آؤ، ۴۔ اگر تمہاری مدح کی جائے تو خوش نہ ہو، ۵۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔ جو بات تمہارے بارے میں کہی گئی ہے اس کے بارے میں غور کرو، اگر وہ بات تمہارے اندر ہے تو حق بات کی وجہ سے خدا کی نظروں سے گر جانا کہیں بڑی مصیبت ہے بہ نسبت اس کے کہ تم لوگوں کی نظروں سے گر جاؤ۔ اور اگر وہ بات تمہارے اندر نہیں ہے تو بغیر کسی تعب و زحمت کے تم نے ثواب کما لیا۔

"تحف العقول ص ۲۸۴"

۱۸۔ خدا دنیا اپنے دوست و دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر دین صرف دوستوں کو دیتا ہے۔

"تحف العقول ص ۳۰۰"

۱۹۔ خبردار دشمنی نہ کرنا اس لئے کہ اس سے دل فاسد ہوتا ہے اور یہ باعث نفاق ہے۔

"آلمنتار ج ۱، ص ۳۶۵، منقول از کتاب حلیۃ الاولیاء"

۲۰۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ افسوس اس بندہ کا ہوگا جو لوگوں کو عدالت کا راستہ دکھائے مگر خود دوسرے راستے پر چلے۔

"تحف العقول، ص ۲۹۸"

۲۱۔ خبردار (واجبات میں) ٹال مٹول سے کام نہ لو، کیونکہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں ہلاک ہونے والے ڈوب جاتے ہیں۔ اور غفلت سے بچو کیونکہ یہ سنگدلی کا سبب ہوتا ہے اور جہاں کوئی عذر نہ ہو سکے وہاں سستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ شرمندہ لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔ گذشتہ گناہوں کو شدت ندامت اور کثرت استغفار سے پلٹا دو، رحمت خدا اور عفو الٰہی کو مخلصانہ درخواست کے ذریعہ حاصل کرو، اور درخواست خالص کو دعائے خالص اور شب تاریک میں مناجات کے ذریعہ حاصل کرو، تھوڑی روزی کو زیادہ سمجھ کر، زیادہ عبادت کو کم مان کر خدا کا خالص شکر ادا کرو، اور عظیم شکر ادا کر کے زیادتی نعمت طلب کرو۔

(تحف العقول، ص ۲۸۵)

٢٢-ثَلاثُ خِصالٍ لا يَمُوتُ صاحِبُهُنَّ اَبداً حَتّى يَرىٰ وَبالَهُنَّ: اَلْبَغْيُ وَقَطيعَةُ الرَّحِمِ. وَالْيَمينُ الْكاذِبَةُ يُبارِزُ اللّهَ بِها. وَإنَّ اَعْجَلَ الطّاعَةِ ثَواباً لَصِلَةُ الرَّحِمِ وَإنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجّاراً فَيَتَواصَلُونَ فَتَنْمىٰ اَمْوالُهُمْ وَيَثْرُونَ. وَإنَّ الْيَمينَ الْكاذِبَةَ وَقَطيعَةَ الرَّحِمِ لَيَذَرانِ الدِّيارَ بَلاقِعَ مِنْ أهْلِها. (تحف العقول ص ٢٩٤)

٢٣-مَنْ صَدَقَ لِسانُهُ زَكا عَمَلُهُ. وَمَنْ حَسُنَتْ نِيَّتُهُ زيدَ في رِزْقِهِ وَمَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِأهْلِهِ زيدَ في عُمرِهِ. (تحف العقول ص ٢٩٥)

٢٤-إيّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجرَ فَإنَّهُما مِفْتاحُ كُلِّ شَرٍّ، مَنْ كَسِلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقّاً وَمَنْ ضَجِرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلىٰ حَقٍّ. (تحف العقول ص ٢٩٥)

٢٥-اَلتَّواضُعُ الرِّضا بِالْمَجْلِسِ دوُنَ شَرَفِهِ، وَاَنْ تُسَلِّمَ عَلىٰ مَنْ لَقيتَ، وَأنْ تَتْرُكَ الْمِراءَ وَإنْ كُنْتَ مُحِقّاً. (تحف العقول ص ٢٩٦)

٢٦-إنَّ الْمُؤْمِنَ اَخوالْمُؤْمِنِ لا يَشْتِمُهُ وَلا يَحْرِمُهُ وَلا يُسيءُ بِهِ الظَّنَّ.
(تحف العقول ص ٢٩٦)

٢٧-لا يَسْلَمُ اَحَدٌ مِنَ الذُّنُوبِ حَتّىٰ يَخْزُنَ لِسانَهُ.
(تحف العقول ص ٢٩٨)

٢٨-فَإنَّ اللّهَ يَبْغَضُ اللَّعّانَ السَّبّابَ الطَّعّانَ عَلَى الْمُؤْمِنينَ..
(تحف العقول ص ٣٠٠)

۲۲۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک جب تک ان کی سزا نہیں پالیتا اس کو موت نہیں آتی ا۔ ظلم، ۲۔ قطع رحم، ۳۔ جھوٹی قسم! کہ یہ خدا سے جنگ ہے، اور صلۂ رحم کی جزا بہت جلد ملتی ہے۔ بہت سے لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں مگر وہ صلۂ رحم کرتے ہیں تو ان کا مال بڑھتا ہے اور وہ مال دار ہو جاتے ہیں۔ اور جھوٹی قسم و قطع رحم شہروں کو انکے بسنے والوں سے چٹیل میدان بنا دیتے ہیں۔ "تحف العقول، ص ۲۹۴"

۲۳۔ جس کی زبان سچی ہوتی ہے اس کا عمل پاک ہوتا، اور جسکی نیت اچھی ہوتی ہے اسکے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی عمر طولانی ہوتی ہے۔ "تحف العقول ص ۲۹۵"

۲۴۔ خبردار سستی اور کم حوصلگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہر برائی کی کلید ہیں۔ جو سستی کرتا ہے وہ حق نہیں ادا کر پاتا، اور جو کم حوصلہ ہوتا ہے وہ حق پر صبر نہیں کر پاتا۔ (تحف العقول، ص ۲۹۵)

۲۵۔ فروتنی یہ ہے کہ انسان مجلس میں اپنی جگہ سے کم تر مقام پر بیٹھے، اور جس سے ملاقات کرے اس پر سلام کرے، اور چاہے حق پر ہو پھر بھی مجادلہ نہ کرے۔ "تحف العقول، ص ۲۹۶"

۲۶۔ مومن مومن کا بھائی ہے نہ وہ گالی بکتا ہے نہ (مومن کو) محروم کرتا ہے، نہ اس سے بدگمانی کرتا ہے۔ "تحف العقول، ص ۲۹۶"

۲۷۔ کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہتا جب تک اپنی زبان قابو میں نہ رکھے۔ "تحف العقول، ص ۲۹۸"

۲۸۔ خداوند عالم لعنت کرنے والوں "گالیاں دینے والوں" مومن پر طعن (وطنز) کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ "تحف العقول، ص ۳۰۰"

۲۹۔وَاعْلَمْ يٰا مُحَمَّدُ أَنَّ أَئِمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبٰاعَهُمْ لَمَعْزُولُونَ عَنْ دينِ اللّهِ، قَدْ ضَلُّوا وَاَضَلُّوا، فَأَعْمٰالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهٰا كَرَمٰادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عٰاصِفٍ لٰا يَقْدِرُونَ مِمّا كَسَبُوا عَلىٰ شَيْءٍ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰالُ الْبَعيدُ.

(اصول الكافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۳۰۔اِنَّ اللّهَ خَبَّاءَ ثَلاثَةً في ثَلاثَةٍ خَبّاءَ رِضٰاهُ فِي طٰاعَتِهِ فَلا تَحْقِرَنَّ مِنَ الطّاعَةِ شَيْئاً فَلَعَلَّ رِضاهُ فيهِ وَخَبّاءَ سَخَطَهُ في مَعْصِيَتِهِ فَلا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْصِيَةِ شَيْئاً فَلَعَلَّ سَخَطَهُ فيهِ وَخَبّاءَ اَوْلِيٰائَهُ في خَلْقِهِ فَلا تَحْقِرَنَّ اَحداً فَلَعَلَّهُ الْوَلِيُّ.

(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۸۸)

۳۱۔فَاَنْزِلْ نَفْسَكَ مِنَ الدُّنْيٰا كَمَثَلِ مَنْزِلٍ نَزَلْتَهُ سٰاعَةً ثُمَّ ارْتَحَلْتَ عَنْهُ اَوْ كَمَثَلِ مٰالٍ اسْتَفَدْتَهُ فى مَنٰامِكَ فَفَرِحْتَ بِهِ وَسرِرْتَ ثُمَّ انْتَبَهْتَ مِنْ رَقْدَتِكَ وَلَيْسَ فى يَدِكَ شَيْءٌ. (تحف العقول ص ۲۸۷)

۳۲۔ثَلاثٌ قٰاصِمٰاتُ الظَّهْرِ: رَجُلٌ اسْتَكْثَرَ عَمَلَهُ وَنَسِيَ ذَنْبَهُ وَاُعْجِبَ بِرَأْيِهِ.

(كتاب الخصال ج ۱ ص ۱۱۲)

۳۳۔مَنْ كٰانَ ظٰاهِرُهُ أَرْجَح مِنْ بٰاطِنِهِ خَفَّ ميزٰانُهُ

(تحف العقول، ص ۲۹٤)

۲۹۔ اے محمدؑ (بن مسلم) ائمۂ جور اور ان کے پیرو دین حق سے خارج ہیں یہ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں، ان کے کردار اس راکھ کے مانند ہیں جس کو شدید آندھی کے دن تیز ہوا اڑائے جاتی ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے کسب کیا ہے اس میں سے ان کے ہاتھ کچھ آنے والا نہیں ہے اور یہی دُور کی گمراہی ہے۔ "اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵"

۳۰۔ خدا نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چھپا رکھا ہے، ۱۔ اپنی خوشنودی کو اپنی اطاعت میں لہٰذا اطاعت کو چاہے وہ تھوڑی ہو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی مرضی اسی میں پوشیدہ ہو، ۲۔ اپنی ناراضگی کو اپنی معصیت میں! لہٰذا تھوڑی سی بھی معصیت کو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی ناراضگی اسی میں پوشیدہ ہو۔ ۳۔ اپنے اولیاء کو اپنی مخلوق میں چھپا رکھا ہے اس لیے کسی کی تحقیر نہ کرو ہو سکتا ہے وہ ولی خدا ہو۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۸۸"

۳۱۔ دنیا کو (یا تو) ایک ایسے مکان کی طرح فرض کرو جس میں تم تھوڑی دیر کیلئے اترے ہو اور پھر وہاں سے روانہ ہو جاؤ گے یا پھر اس دولت کی طرح فرض کرو جسکو تم نے خواب میں دیکھا ہو اور خوش ہو گئے ہو، اور پھر جب بیدار ہوئے تو اپنے کو خالی ہاتھ دیکھا۔ "تحف العقول، ص ۲۸۷"

۳۲۔ تین چیزیں کمر توڑ ہیں۔ ۱۔ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا، ۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا، ۳۔ اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا۔ "کتاب الخصال، ج ۱، ص ۱۱۳"

۳۳۔ جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہوگا۔ اس کی میزان ہلکی ہوگی۔ "تحف العقول ص ۲۹۴"

٣٤-اِنَّ اللّٰهَ ثَقَّلَ الْخَيْرَ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيا كَثِقْلِهِ فِى مَوازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَفَّفَ الشَّرَّ عَلىٰ اَهْلِ الدُّنْيا كَخِفَّتِهِ فِي مَوازِينِهِمْ يَوْمَ الْقِيامَةِ.

(اصول الكافي، ج ٢ ص ١٤٣) باب تعجيل فعل الخير)

٣٥-فَإِنَّ الْيَوْمَ غَنِيمَةٌ وَغَداً لا تَدْرِي لِمَنْ هُوَ.

(تحف العقول ص ٢٩٩)

٣٦-اَلْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكارِهِ فِي الدُّنْيا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَجَهَنَّمُ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذّاتِ وَالشَّهَواتِ، فَمَنْ أَعْطىٰ نَفْسَهُ لَذّاتَها وَشَهْوَتَها دَخَلَ النّارَ. (اصول الكافي ج٢ ص٨٩)

٣٧-أَخْبَثُ الْمَكاسِبِ كَسْبُ الرِّبا.

(فروع الكافي ج ٥ ص ١٤٧، باب الربا حديث ١٢)

٣٨- مَنْ عَلَّمَ بابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ عَلَّمَ بابَ ضَلالٍ كانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أَوْزارِهِمْ شَيْئاً. (تحف العقول ص٢٩٧)

٣٩- اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفالاً وَجَعَلَ مَفاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفالِ الشَّرابَ. وَالْكِذْبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرابِ. (بحارالانوار ج ٧٢ ص٢٣٧)

٤٠- لَوْيَعْلَمُ السّائِلُ ما فِي الْمَسْأَلَةِ ماسَأَلَ اَحَدٌ اَحَداً وَلَوْيَعْلَمُ الْمَسْئُولُ مافِي الْمَنْعِ ما مَنَعَ اَحَدٌ اَحَداً

(تحف العقول ص ٣٠٠)

۳۴۔ خداوند عالم نے دنیا طلب لوگوں کیلئے کارِ خیر کو اسی طرح وزنی بنادیا ہے جس طرح قیامت کے دن ان کے میزانِ عمل کو وزنی اور ثقیل بنادے گا اور اہلِ دنیا کیلئے شر کو اسی طرح ہلکا بنادیا ہے جس طرح قیامت میں ان کے میزانِ عمل کو ہلکا کردے گا۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۱۴۳، باب تعجیل فعل الخیر)

۳۵۔ آج کا دن غنیمت سمجھو، لیکن کل کا دن کس کے لئے ہوگا؟ یہ تم کو کیا معلوم؟

(تحف العقول، ص ۲۹۹)

۳۶۔ جنّت صبر اور ناگواریوں میں گھری ہوئی ہے (لہٰذا) جو شخص دنیا میں ناگوار چیزوں پر صبر کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور دوزخ لذتوں اور شہوتوں سے گھرا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو لذتوں اور شہوتوں کا خوگر بنائے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ "اصول کافی، ج ۲، ص ۸۹"

۳۷۔ سب سے خبیث ترین داد و ستد سودی معاملہ ہے۔

"فروع کافی، ج ۵، ص ۱۴۷، باب الرّبا حدیث ۱۲"

۳۸۔ جو شخص لوگوں کو ہدایت کا ایک باب سکھائے اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں جیسا اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو کسی کو گمراہی کا ایک باب سکھائے گا اسکو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر عذاب ہوگا اور عمل کرنے والوں کے عذاب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ "تحف العقول، ص ۲۹۷"

۳۹۔ خدا نے تمام برائیوں کو مقفل کردیا ہے اور اس کی کلید شراب کو قرار دیا ہے۔ اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔ "بحار، ج ۷۲، ص ۲۳۷"

۴۰۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ گدائی میں کیا (برائی) ہے تو کوئی کسی سے کوئی سوال نہ کرے اور اگر مسؤل (جس سے سوال کیا گیا ہے) کو دینے کا فائدہ معلوم ہوجائے تو کوئی کسی کے سوال کو رد نہ کرے

"تحف العقول، ص ۳۰۰"